[redacted]

تعصب کی پٹی کھول دو اور دیکھو کہ یہ تصویر اس اورنگ زیب کی ہے جس کے نام کے ساتھ تم ہندو کش لکھنا بھی ضروری سمجھتے ہو۔ آؤ اب ہم اس کا اصلی خط بھی لکھ رہے ہیں اسے دیکھو اور اگر قدرت کے فیاض ہاتھوں نے کچھ انصاف کا مادہ بھی رکھا ہے تو فیصلہ کرو کہ کیا وہ عالمگیر جو کہ اپنے عمال کی ادنیٰ سی دست درازی کو بھی برداشت نہیں کر سکتا وہ خود لتنے زبردست الزامات کا (جو کہ تم اسپر وارد کرتے ہو) کیونکر مورد ہو سکتا ہے۔

دعا وغیرہ کے بعد لکھتا ہے کہ وازروئے شرع شریف وملت حنیف مقرر چنین است کہ دیر ہائے دیرین بر انداختہ نشود وبتکدہا تازہ بنا نیابد ودریں ایام معدلت انتظام بعرض اقدس داشرف واعلیٰ رسیدہ کہ بعض مردم ازراہ عنف وتعدی بہنود سکنہ قصبہ بنارس دبرخے امکنۂ دیگر کہ بنواحی آں واقع ست وجماعت برہمناں سدنہ آں محال کہ سدانت بت خانہا قدیم آنجا باآنہا تعلق دارد مزاحم ومتعرض می شوند ومی خواہند کہ اینہاں را از سدانت آنکہ ازمدت مدید بایشاں متعلق ست بازدارند وایں معنی باعث پریشانی وتفرقۂ حال ایں گروہ می گردد لہٰذا حکم والا صادر می شود کہ بعد از ورود ایں منشور لامع النور مقرر کنند کہ من بعد احدے بوجوہ بے حساب تعرض وتشویش باحوال برہمناں ودیگر ہنود متوطنہ آں محال نرسانند تا آنہا بدستور ایام پیش بجا ومقام خود بودہ وبجمعیت خاطر بدعا بقائے دولت خداداد ابد مدت ازل بنیاد قیام نمایند۔ دریں باب تاکید دارند

بتاریخ ۱۵ ار شہر جمادی الثانیہ سنہ ۱۰۶۹ھ نوشتہ شدہ (باقی)

مسلمانوں کے علمی عملی اقتصادی افلاس کا ماتم

(از مولوی محمد اقبال صاحب گونڈوی متعلم جماعت پنجم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

خدا نے آجتک اس قوم کی حالت نہیں بدلی ✣ نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

دنیا تغیر و تبدل کا گہوارہ ہے یہاں کسی چیز کو قرار نہیں اس کے اوقات بہت تیزی سے گذرتے چلے جارہے ہیں وہ جگہ جہاں کسی وقت سمندر کی لہریں اٹھا کرتی تھیں کچھ دنوں کے بعد وہاں شہر آباد ہوگئے ہزاروں گدا بادشاہ بن گئے سینکڑوں بادشاہ بھیک مانگنے لگے۔ غرضکہ ہر ایک چیز میں انقلاب پیدا ہوتا رہتا ہے لیکن مسلمانوں کی حالت میں جس طرح انقلاب آیا وہ بہت عجیب ہے یہ افسانہ بہت ہی عبرت خیز ہے جس طرح انھوں نے نہایت تیزی سے ہفت اقلیم کو تسخیر کیا تھا بعینہ اسی طرح آج نیچے جارہے ہیں ان کا ستارہ اقبال ثریا سے بھی بلند تھا لیکن اب بیحد گری ہوئی حالت میں ہیں آج ان میں نہ علم موجود ہے نہ عمل ان کے عقلی و اقتصادی افلاس کا ماتم کیا جارہا ہے آہ! وہ مسلمان جن کی ہیبت سے شیروں کے کلیجے دہل جاتے تھے ان کے لئے یہ مہیب صدائیں آتی ہیں کہ "مسلمان کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں" یہ وہی مسلمان ہیں ؎

زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے ✣ بجلیوں کے آشیانے جن کی تلواروں میں تھے

(۱) لیکن آج انھیں دنیا ذلت آمیز اور حقارت بھری ہوئی نظروں سے دیکھتی ہے مسلمانوں ترقی کے لئے اپنی اولاد کو نیک بناؤ انھیں تہذیب سکھاؤ تمہاری اولاد غلامی کے ماحول میں رہ کر غلامانہ دماغ رکھتی ہے لیکن تم اس کے دفعیہ کی کوئی صورت نہیں نکالتے اس کی صورت یہی ہے کہ تم اپنی تعلیم درست کرو خواتین کو صحیح تعلیم دلاؤ آج ہماری مائیں اور بہنیں اکثر ناخواندہ ہوتی ہیں کہا جاتا ہے کہ اگر عورتوں کو تعلیم دلائی جائے تو اس سے فتنہ وفساد برپا ہوتا ہے لیکن کیا اسپر غور نہیں کیا جاتا کہ یہ صورت صرف اور صرف اسی وقت پیدا ہوگی جب کہ تعلیم درست اور صحیح نہ ہو کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں پڑھی لکھی نہ ہوتی تھیں۔ ہاں ہاں ان کے تلامذہ سینکڑوں کی تعداد تک پہنچے رہتے تھے اسی طرح اس کے بعد بھی جب تک تعلیم درست اور صحیح رہی اس وقت تک کوئی فتنہ وفساد نہ پیدا ہوا آج عورتیں پڑھی نہیں ہوتیں اسلئے بچوں کی صحیح تربیت ناممکن ہے انسان جب پیدا ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کا مکتب ماں کی آغوش ہوا کرتا ہے اگر اس مکتب میں اس کی تربیت وتعلیم اچھی ہوئی تو آگے چلکر اس کے کمالات کا شہرہ ہوگا۔ اور اس سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں لیکن اگر اس کی تربیت پہلے ہی مکتب میں خراب ہوئی تو پھر اس سے کسی ایسے کام کی امید رکھنی جس سے خود اس کو یا قوم کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے بیکار اور لغو ہے وہ کامیاب انسان نہیں بن سکتا بچپن کی دیکھی اور سنی ہوئی باتیں بہت یاد رہتی ہیں اس وقت لڑکا جس شخص کو بھی جیسا کام کرتے دیکھتا ہے اسی کی نقل کرنے لگتا ہے جس کا اثر اس کی آئندہ زندگی پر کافی سے زیادہ پڑتا ہے پہلے زمانہ میں عورتیں خود بہادر اور تعلیم یافتہ سلیقہ شعار ہوا کرتی تھیں اس لئے ان کے بچے بھی بہادر و پرجوش غیور اور باحمیت ہوا کرتے تھے ان میں جوش جہاد موجزن رہتا تھا وہ اپنے دین اور قوم کی خاطر سرفروشی کرنے پر تیار رہتے تھے لیکن آج کے مسلمان میں وہ غیرت وحمیت اگلا سا جوش پہلی سی بہادری کہاں ہے اس وقت کا مسلمان ذلیل ہے غلام ہے اور پھر یہ کہ اس غلامی پر قانع ہے کیونکہ وہ اپنی اصلاح کی طرف مائل نہیں ہوتا غور فرمائیے کہ یہ فرق امتیاز کیوں ہے یہ صرف تعلیم کے درست نہ ہونے اور عورتوں کے جاہل رہنے کی وجہ سے اگر آج مسلمان اپنی عورتوں کو حسب .... ضرورت شرعی تعلیم دیکر انھیں مہذب بنائیں تو ان کی آئندہ نسل ایک تہلکہ انگیز نسل ہوگی وہ آزاد خیال ہوگی اور غلامی کو طوق لعنت سمجھکر ہر ممکن ذریعہ سے اسے نکال پھینکنے کی کوشش کریگی وہ سچے معنوں میں خادم دین اور خادم قوم کہلائیگی ہمارے مردوں میں بھی تعلیم بہت کم ہے دیہاتوں میں جاکر دیکھئے بعض بعض گاؤں ایسے ملیں گے جہاں زیادہ تعلیم کا ذکر تو درکنار پورے موضع میں کوئی خط پڑھنے والا بھی نہیں ملتا۔ جہاں کچھ تعلیم دلائی بھی جاتی ہے تو نا کافی ہے جس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔ لہذا چاہیئے کہ مسلمان سب سے پہلے تعلیم کی طرف توجہ کریں اپنے بچوں کو مہذب اور باکار بنانے کی کوشش کریں مسلمانوں تم وہی ہو جن سے دنیا نے تہذیب وتمدن کا سبق حاصل کیا تھا لیکن آج تم غیر متمدن کہلاتے ہو تم کیوں اپنی روایات کو بھلا چکے لوٹو اور پیچھے کی جانب بہت زور سے دوڑو اور اپنے بھولے اطوار سیکھو۔

(۲) فقدان عمل کا بھی افسوسناک مرض مسلمانوں میں ہے یہ بہت سست اور بودے ہوگئے ہیں آج دنیا کا ذرہ ذرہ انھیں دعوت عمل دے رہا ہے لیکن ان کی بدقسمتی کہ یہ دعوت قبول نہیں کرتے آج تمام اقوام عالم رو بہ ترقی ہیں سب کی سب بلندی کی طرف بہت زور شور سے جا رہی ہیں۔ قوم ہنود جو ہم سے نہایت ہی پست اور ذلیل قوم تھی صدیوں تک ہماری غلام بنی ہم سے گوئے سبقت لیجانا چاہتی ہے اور لیجا رہی ہے لیکن مسلمان ابھی غفلت میں ہیں انھیں نہیں معلوم کہ اس جمود کا کیا نتیجہ ہوگا مسلمانوں یہی غفلت تمہیں مٹا کر چھوڑے گی یہی جمود فنا کر کے چھوڑیگا ؎

نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤگے اے ہندوستاں والو + تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

مسلمانو! اٹھو متفق اور متحد ہو کر اٹھو اشتراک عمل کرو پھر دیکھو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے آخر تم وہی مسلمان ہو جس نے صحرا سے نکل کر روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا قیصر و کسریٰ کی گردنیں جھکا دی تھیں یہ کیسی بدقسمتی ہے کہ مسلمان آزادی کو ترس رہے ہیں حالانکہ یہی مسلمان دنیا کو آزادی کا سبق دینے آیا تھا آزادی بخش تھا مسلمانو ہوش کرو اپنی حقیقت پر غور کرو کہ تم کیا ہو تمہارے وجود کا کیا مقصد ہے پس اگر تم نے اپنی اصلیت دریافت کرلی تو پھر تمہیں کسی کل چین نہ آئیگا جب تک تمام اقوام عالم سے سبقت نہ لیجاؤ۔ ہاں ہاں! تم پھر وہی مسلمان ہو جاؤگے جس نے ایک نیا عالم پیدا کر دیا تھا اور تمام دنیا ان کی حیرت انگیز ترقی سے انگشت بدنداں تھی اے وہ قوم جسے انتم الاعلون سے مخاطب کیا گیا تھا آج دنیا تیرے مٹا دینے پر تلی ہوئی ہے تجھے نیست و نابود کرنے کے درپے ہے لیکن تو ہے کہ میدان عمل میں نہیں اترتی اٹھ اور منظم ہو جا اپنے منتشر شیرازہ کو یکجا جمع کر اور پھر اپنی تجلی صداقت سے دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر دے ؎

یہ خاموشی کہاں تک لذت فریاد پیدا کر + زمیں پر تو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں

(۳) اقتصادی افلاس بھی مسلمانوں میں موجود ہے آج دولت پیدا کرنے کے ذریعے مسلمانوں کے ہاتھوں میں بہت کم ہیں بڑے بڑے کارخانے اور ملیں اس وقت غیر مسلموں کے ہاتھوں میں ہیں ثروت اور مالداری پیدا کرنے کے اور ذرائع بھی اس وقت غیر مسلم ہی کے ہاتھوں میں ہیں مثلاً صنعت و حرفت ایجادات و اختراعات کو لے لیجے کہ آج مسلمان ان چیزوں میں کتنی گری ہوئی حالت میں ہیں ہاں وہ ذرائع اور اسباب جن سے دولت فنا ہوتی ہے افلاس بڑھتا ہے محتاجی زیادہ ہوتی ہے یہ سب مسلمانوں میں بدرجہ اتم موجود ہیں صرف اسراف کو لے لیجے مسلمان اس مرض میں بیحد مبتلا ہیں یہ خدا کی ناراضی کا بھی باعث ہے اور افلاس کا بھی کیونکہ خدا وند قدوس فرماتا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۔ اور دوسری جگہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۔ خدا کی ناراضی تو ان آیتوں سے ظاہر ہے لیکن دنیاوی نقصانات ملاحظہ فرمائیے۔

مسلمان یوں تو عموماً لیکن بعض بعض تہواروں میں کروڑہا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں اور یہ خرچ بھی بیجا ہوتا ہے جس سے ان کی مالی حالت پر بہت برا اثر پڑتا ہے تہذیب نو نے انسان کی ضروریات کو بیحد بڑھا دیا ہے وہ شخص جو تین روپیہ ماہانہ میں اچھی طرح سے گذر کر سکتا تھا اس وقت دس روپیہ میں شاید ہی اس کا مہینہ بسر ہو۔ قسم قسم کے فیشن معرض وجود میں آتے ہیں لیکن ان تمام فیشنوں اور اسراف کے دلدادہ سب سے زیادہ مسلمان ہی ہیں جو اپنی

کم بضاعتی کے باوجود اپنا روپیہ تہذیب نو کی روشنی میں پانی کی طرح بہاتے ہیں اور روز بروز فقیر اور محتاج بڑھتے جارہے ہیں جو قوم پر بار ثابت ہوتے ہیں اور قوم کا کندھا تھکاتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ جتنے مہاجن ہیں عموماً وہ غیر مسلم ہی ہوتے ہیں جو مسلمانوں کا خون اپنے روپیوں کے ذریعہ چوستے رہتے ہیں لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اسراف وغیرہ سے بچیں اور اپنی حالت سنبھالنے کی کوشش کریں مسلمان اگر اب بھی خدا سے سچا عہد باندھیں تو خداوند قدوس انھیں سرافراز بنادے کیونکہ خدا نے تو وعدہ فرمالیا ہے کہ جب تم مومن ہوگے تو تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا جائے گا۔ مسلمانو آپس کے اختلاف وتنازع تفرق وتشتت بغض ونفاق۔ کینہ وحسد کو بالائے طاق رکھکر میدان عمل میں آؤ تمہیں ہر چیز تمہاری پرانی روایتیں یاد دلاتی ہیں اور مجبور کرتی ہیں کہ تم بھی کوشش کرو اور جد وجہد اختیار کرو ع جرس فریادمی دارد کہ بربندید محملہا دنیا کی حالت پکار کر کہہ رہی ہے ؎

مسلم خوابیدہ اٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو + وہ چمک اٹھا افق گرم تقاضا تو بھی ہو

مسلمانوں تمہارے قافلے کے پیچھے رہزن لگے ہوئے تمہیں برباد کرنا چاہتے ہیں تمہاری کشتی حیات کو موج فنا میں ڈبو دینا چاہتے ہیں پس ہوش کرو اور اپنے بیڑے کے متعلق یہ خیال کرتے ہوئے کہ ع

ہزار موجوں کی ہو کشاکش مگر یہ دریا سے پار ہوگا

کوشش کرتے رہو مایوس اور ناامید ہونا بری چیز ہے انسان کو مایوس کبھی نہیں ہونا چاہئے پانی کی رگڑ سے سخت سے سخت پتھر بھی گھس جاتا ہے کوشش پیہم سے ہر مشکل آسان ہوسکتی ہے ناتوان چیونٹی بھی جب کسی کام کرنے کا ارادہ مضبوط کرلیتی ہے اور کوشش شروع کردیتی ہے تو وہ بھی اپنی مراد تک پہنچ جاتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مسلمان پھر نہ ابھریں۔ مسلمانوں کے طرز وطریقے غیر مسلموں نے سیکھے اور وہ ترقی کرتے ہیں چنانچہ علامہ اقبال کا ارشاد ہے ؎

اڑالی طوطیوں نے، قمریوں نے، عندلیبوں نے + چمن والوں نے ملکر لوٹ لی طرز فغاں میری

میں آخر میں پھر عرض کروں گا کہ مسلمانوں راہ عمل پر گامزن ہوجاؤ غلامی سے نجات کے اسباب مہیا کرو اپنے حالات کا جائزہ لو تمام دنیا کا رنگ دیکھو اور لگاتار کوشش کرتے رہو کیونکہ ؎

یہی آئین قدرت ہے یہی اسلوب فطرت ہے + جو ہے راہ عمل میں گامزن محبوب فطرت ہے

اس مفید عام مضمون کو بعد آزمائش تمام اخبارات ورسائل بذریعہ محدث پورے مضمون کے ساتھ شائع کریں اور ایک کاپی میرے پاس بھیجدیں

تمام کاتبوں کو خوشخبری

میرے ہم پیشہ بھائیو! آجتک تمام کاتب غلطی ہونے پر یا مضمون کی تبدیلی پر کاپی میں چیپیاں لگاتے ہیں جسکی وجہ سے کاپی میں خرابیں پڑجاتی ہیں۔ پریسمینوں کو کاپی جانے میں دقت ہوتی ہے پھر بھی کچھ نقص رہجاتا ہے۔ اس دقت کو رفع کرنے کی میں بہت تدبیریں کرتا رہا آخر مصداق جوئندہ یابندہ کامیاب ہوا۔ اور ۲۵ سال سے اسکے استعمال سے مینے بڑے فائدے اٹھائے۔ کچھ عرصہ سے اجمیر کے چند کاتبوں کے اصرار پر میں نے ان کو بتلایا۔ اب خیال ہوا کہ میرے تمام ہم پیشہ بھائی اس سے فیضیاب ہوں تو بہتر ہے لہذا عام طور پر مشتہر کرتا ہوں وہو ہذا۔ موٹر کا تیل (پیٹرول) ایک شیشی میں اپنے پاس رکھیں جہاں سے لکھی ہوئی کاپی کی دو چار سطریں یا ایک دو حروف یا کم وبیش جو صاف کرنا ہو۔ سوتی ملائم کپڑا پٹرول سے تر کرکے تحریر پر دو تین مرتبہ پھیر دیں تحریر کی سیاہی کپڑے میں آجائیگی۔ کاغذ بالکل صاف ہوجائے گا اور سوکھ جائیگا اور اسیوقت دوسری تحریر کے قابل ہوگا جو صاحب اس سے فائدہ حاصل کریں مجھکو دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔ اگر اس ترکیب میں کچھ دقت محسوس ہو یا طرز عمل میں کچھ خامی ہو تو بذریعہ جوابی کارڈ معلوم کرلیں۔ المعلن (منشی) محمد حفیظ کاتب اکبرآبادی۔ ازلوکو ڈرائنگ آفس اجمیر